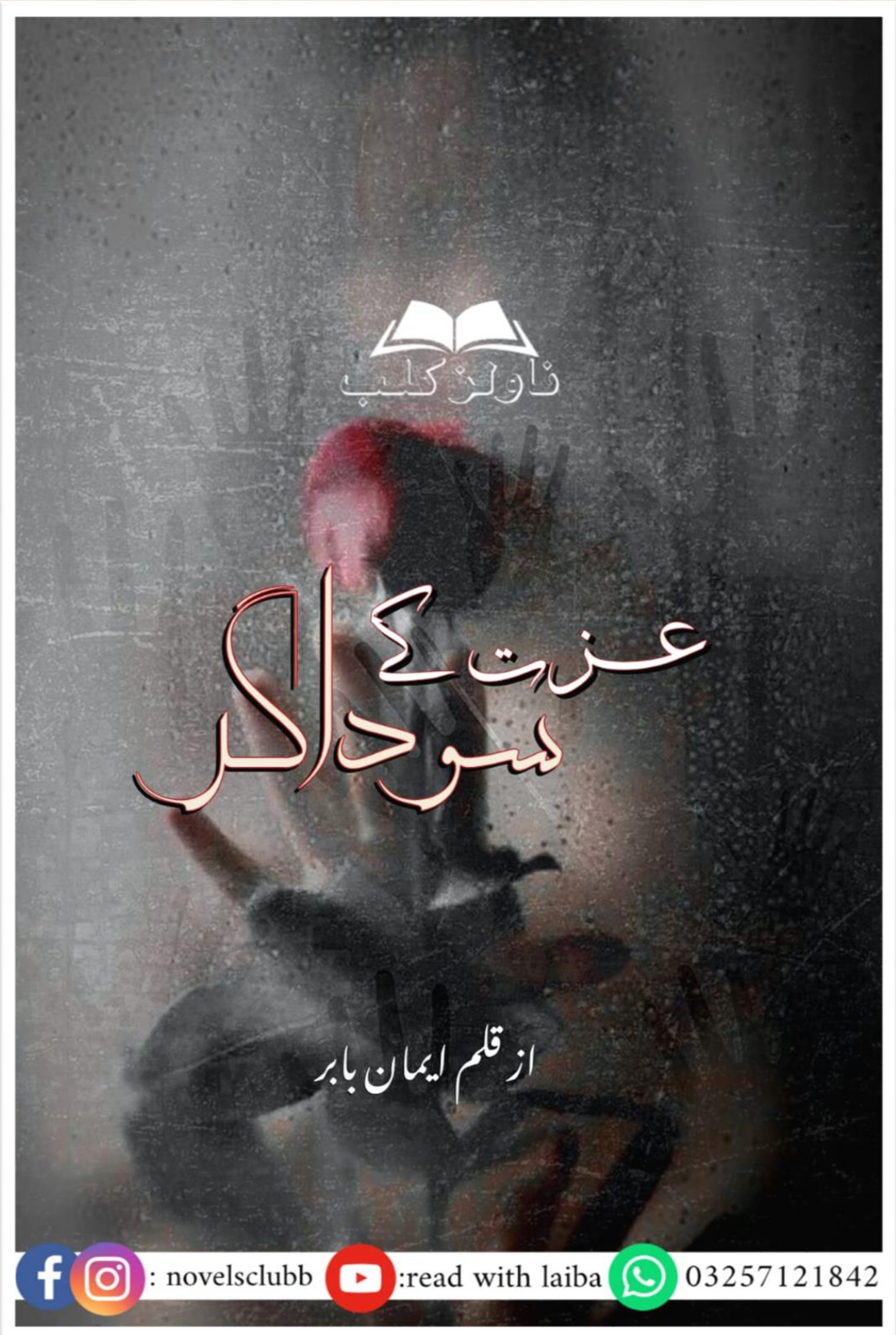
ناولز کلب
عزت کے سوداگر
از قلم ایمان بابر
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

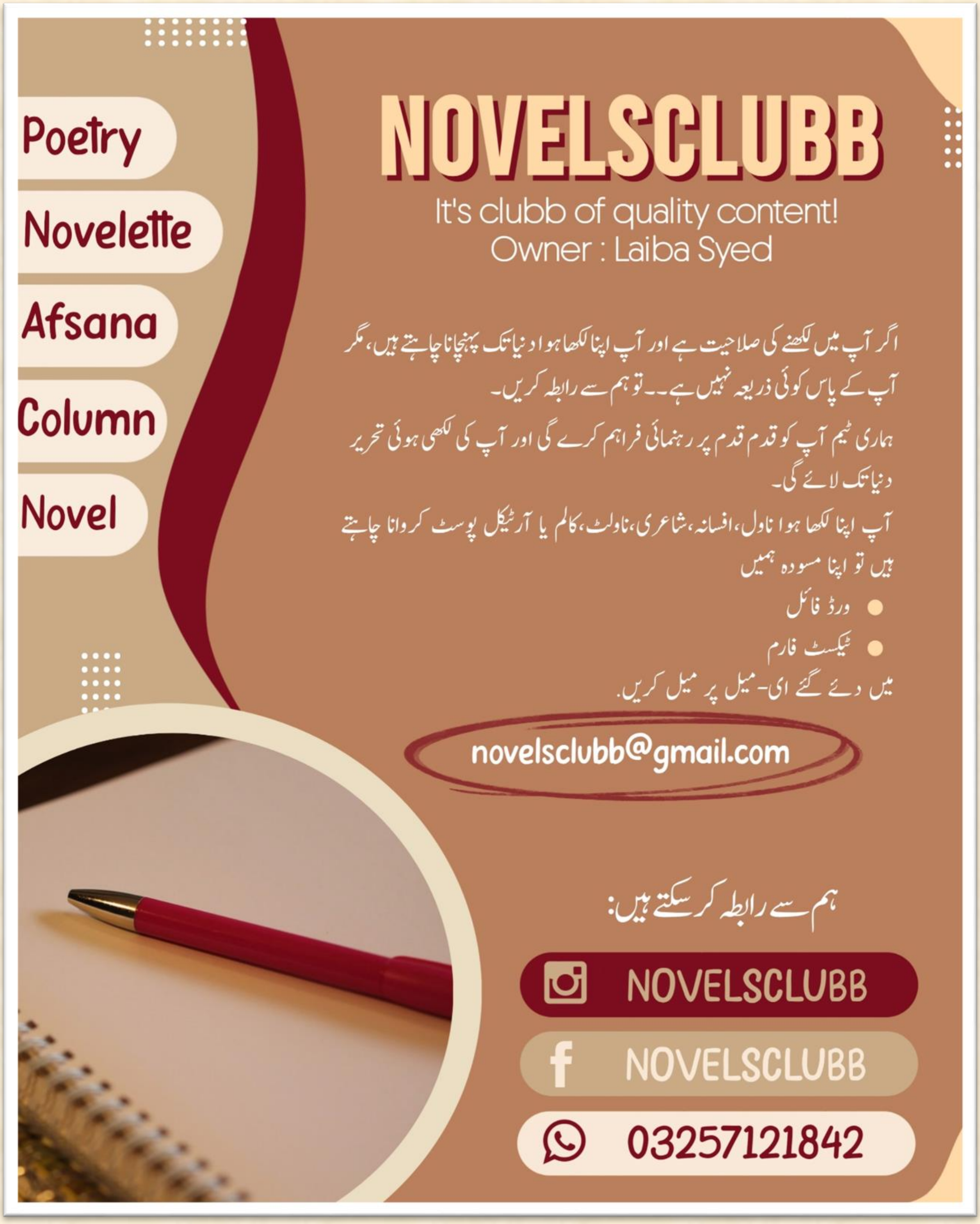
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

عزت کے سوداگر

از قلم

ایمان بابر

Clubb of Quality Content!

پیشِ لفظ

میں یہ تحریر دل پر پتھر رکھ کر لکھ رہی ہوں۔ شاید یہ آپ کو میری تمام تحریروں میں سب سے زیادہ بولڈ لگے، لیکن سچ کو اپنے الفاظوں میں لکھنا میں اپنی ذمداری سمجھتی ہوں۔

یہ تحریر اُن لڑکیوں کے لیے ہے جو محبت کی تلاش میں مختلف مردوں سے ملتی ہیں، جو اپنی قدر صرف اس دنیا کی وقتی محبت کی خاطر کھو بیٹھتی ہیں۔ آج کے دور میں خالص اور سچی محبت کا ملنا یا اس کی طلب کرنا شاید کسی بیوقوفی سے کم نہیں۔ اگر آپ کو ایسی محبت مل گئی ہے، تو یہ آپ کی خوش قسمتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سو میں سے نوّے فیصد لوگ محبت نہیں، صرف اپنی خواہشات پوری کرتے ہیں۔

سوشل میڈیا نے محبت کو ایک جسمانی خواہش تک محدود کر دیا ہے، اور اس کے اصل مفہوم کو مٹا کر رکھ دیا ہے۔ ایسے میں زِمل جیسی لڑکیاں خالص محبت کی تلاش میں ان درندوں کا شکار بن جاتی ہیں، اور ساری زندگی پچھتاوے میں گزار دیتی ہیں۔

اگر میری یہ تحریر آپ کو اندر سے جھنجھوڑنے،بدلنے،اور سوچنے پر مجبور کر دے، تو میں سمجھوں گی کہ میں نے اپنا حق ادا کر دیا۔

طالب دعا

ایمان بابر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ لاہور کا ایک پوش علاقہ تھا۔وہ ایک ایسی سوسائٹی تھی جہاں ہر گھر ایک جیسا دکھائی دیتا تھا۔انہی گھروں میں سے ایک گھر کے کمرے میں وہ لڑکی بیٹھی تھی۔سامنے رکھے ٹشو باکس سے اُس نے دو ٹشو نکالے اور اپنی آنکھیں صاف کیں۔

"اب کیسا محسوس ہو رہا ہے آپ کو؟"اُس کے سامنے بیٹھی خاتون نے نرمی سے پانی کا گلاس تھماتے ہوئے پوچھا۔

کمرے پر نگاہ ڈالی جائے تو یہ ایک ہوم آفس محسوس ہوتا تھا، جس کے دروازے کے باہر "ڈاکٹر مہوین" کے نام کی تختی لگی تھی۔ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ بک شیلف رکھی تھی جس میں نفسیات سے متعلق کتب رکھی ہوئیں تھیں۔ ایک آفس ٹیبل تھا،اور دیوار سے زمین تک آتی تین بڑی کھڑکیاں تھیں جن سے نرم دھوپ اندر آرہی تھی۔ کمرے کے مختلف گوشوں میں انڈور پودے رکھے گئے تھے اور لکڑی کے فرش پر بلکل درمیان میں ایک صوفہ سیٹ تھا جس پر وہ دونوں بیٹھی تھیں۔

"ڈاکٹر میں یہاں آ تو گئی ہوں، مگر سمجھ نہیں آرہا آپ کو کیسے بتاؤں؟" زِمل نے پانی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ اُسے یہاں آئے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا، اور وہ تب سے بس روئے جا رہی تھی۔ ڈاکٹر مہوین نے اُسے رونے دیا، تاکہ وہ اپنا دل ہلکا کر سکے۔

"آپ کا کیس میں نے پہلے ہی اسٹڈی کر لیا تھا، جب آپ نے رابطہ کر کے مجھے اپنا مسئلہ بتایا تھا۔ مگر میں آپ کے سیشن آن لائن نہیں لینا چاہتی تھی، اسی لیے آپ کو یہاں آنے کو کہا۔ اور بیٹا زِمل آپ مجھ پر یقین کر سکتی ہیں۔ میں آپ کو جَج نہیں کروں گی، بس پہلے خود کو ریلیکس ہونے دیں۔" اُنہوں نے نرمی سے مسکرا کر کہا۔

ڈاکٹر مہوین چونتیس سال کی ایک باوقار اور خوش شکل خاتون تھیں، جو اپنی فیلڈ میں ایک ماہر تھیراپسٹ سمجھی جاتی تھیں۔ زِمل کو ان کا نمبر انسٹاگرام پر ایک پیج سے ملا تھا۔ یہاں آنے سے پہلے وہ ان کے کئی لیکچرز یوٹیوب پر سن چکی تھی۔

Clubb of Quality Content

"میں تیار ہوں، ڈاکٹر۔ میں اپنے اندر کے انسان سے ملنے کے لیے تیار ہوں۔" زمل نے تھوڑا حوصلہ کرتے ہوئے کہا۔ اُس کے لہجے میں لرزش تھی، مگر آنکھوں میں عزم تھا۔

ڈاکٹر مہوین مسکرا دیں،

"That's great!"

وہ بولیں اور صوفے پر اُس کے ساتھ بیٹھ گئیں۔ زِمل نے اُنہیں بے بسی سے دیکھا۔ ڈاکٹر مہوین جانتی تھیں، اندر جھانکنا اور اپنے آپ سے سچ بولنا سب سے مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔

"زمل، اب آپ آنکھیں بند کریں، ٹیک لگا کر لمبی سانس لیں" اُنہوں نے نرمی اور محبت سے کہا۔ زِمل نے اُن کی ہدایت پر عمل کیا۔ چند لمحے سکون میں گزرے، پھر ڈاکٹر مہوین نے پوچھا،

"اچھا، تو پھر شروع سے شروع کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ کب شروع ہوا؟"

"جب میں اٹھارہ سال کی تھی. "زِمل نے آہستہ سے کہا، اور اُس کے ماضی کا دروازہ کھلنے لگا۔

یہ 2021 کی بات ہے، اگست کا مہینہ تھا جب زمل کے لیے ریحان کا رشتہ آیا تھا۔ ریحان، زمل کی امی کی کزن کا بیٹا تھا۔ آپ یوں سمجھ لیں کہ زمل کی دور کی خالہ کا بیٹا۔

رشتہ آنے سے گھر میں جیسے خوشیوں کا سماں ہو گیا تھا۔ سب یہ سوچ کر خوش تھے کہ اس رشتے سے خاندان آپس میں اور مضبوطی کے ساتھ جڑ جائے گا۔

Clubb of Quality Content

ریحان اُس وقت دبئی میں کام کرتا تھا۔ زمل کے ماں باپ نے خوشی خوشی ہاں کردی، اور یوں ہی دونوں کی منگنی ہو گئی۔ زمل اُس وقت صرف 18 سال کی تھی، اور وہ گھر والوں کی خوشی دیکھ کر بہت زیادہ خوش تھی۔ ریحان شکل و صورت میں بھی اچھا تھا، بس پڑھا لکھا کم تھا لیکن اس کی شخصیت بہت پُرکشش تھی۔ زمل کی کبھی اُس سے ملاقات نہیں ہوئی تھی، بس تصویروں میں ہی دیکھا تھا۔ اور اُس نے دل میں اُس کو جگہ دے دی تھی۔

اُس نادان لڑکی کو لگا کہ اُسے ریحان سے محبت ہو گئی ہے۔ وہ دل ہی دل میں اس کے ساتھ خوشحال مستقبل کے خواب دیکھنے لگی، اور پھر منگنی کے تین مہینے بعد ریحان واپس پاکستان آ گیا۔

زمل اور اُس کے گھر والے سب ریحان سے ملنے اُس کے گھر گئے تھے۔

زمل کے گھر والے آزاد خیال تھے اور چاہتے تھے کہ شادی سے پہلے وہ ایک بار اپنا سسرال جا کر دیکھ لے، اور سب کی موجودگی میں ریحان سے بھی مل لے تا کہ بعد میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔

"چلو بیٹا، تم چائے دے آؤ ریحان کو، وہ اوپر والے کمرے میں ہے۔"

امی کی آواز میں محبت تھی۔ خالہ نے بھی کہا کہ جا کر دے آؤ اور ایک بات، دونوں ایک دوسرے سے مل بھی لو۔

زمل شرماتے ہوئے چائے کی ٹرے لیے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ دل ہولے ہولے دھڑک رہا تھا۔ ابھی کچھ مہینے پہلے ہی تو منگنی ہوئی تھی۔ وہ اُسے زیادہ جانتی نہ تھی، بس اتنا کہ وہ تھوڑا کم بولتا تھا۔

کمرے کا دروازہ آدھا کھلا تھا۔

"ریحان... چائے؟" زمل نے آہستہ سے آواز دی اور اندر داخل ہو گئی۔ ریحان اُس کو دیکھ کر مسکرایا، فون سائیڈ پر رکھا اور اُٹھ کر قریب آگیا۔

"یہاں لے آئیں۔" اُس نے سادہ انداز میں کہا۔

زمل شرماتے ہوئے چائے لے کر پاس آئی تو ریحان نے بنا ایک لمحہ ضائع کیے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ریحان! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟" زمل کی دھڑکنیں بے قابو ہوئیں۔ ریحان نے اپنی گرفت اور مضبوط کی۔

"بس، اپنی ہونے والی بیوی سے تھوڑا قریب ہو رہا ہوں... ڈر کیوں رہی ہو؟" اُس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی اور چہرے پر مسکراہٹ۔

"پلیز، مجھے چھوڑیں، مجھے اچھا نہیں لگ رہا، آپ مجھے تکلیف دے رہے ہیں۔" زمل کی آنکھوں میں اب آنسو تھے۔ اُس نے ایک جھٹکے سے خود کو الگ کیا، ٹرے نیچے گر گئی، چائے قالین پر بکھر گئی۔ اور چائے کے ساتھ اُس کا اعتماد بھی... اور وہ محبت کا گھر بھی، جو اُس نے اپنے دل میں تین مہینے سے بنا رکھا تھا۔

وہ دروازے کی طرف دوڑی۔ قدموں میں کپکپاہٹ، آنکھوں میں خوف، دل میں کراہیت۔ نیچے آ کر وہ کچھ نہ بولی، بس خاموش بیٹھی رہی۔ سب بہت خوش تھے۔ وہ کیسے بتاتی کہ وہ اب ریحان سے شادی نہیں کر سکتی۔ اُس نے خاموشی سے گھر جا کر سب بتانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ لیکن اُس کے بتانے سے پہلے ہی اُسی رات، ریحان نے بھی انکار کر دیا۔

"لڑکی میں نرمی نہیں ہے، وہ میرے ساتھ نہیں چل سکتی۔" اُس نے اپنی بدتمیزی کو چھپا کر زمل پر الزام دھر دیا۔

وہ آنکھیں بند کئے آنسو بہا رہی تھی۔یہ اُس کی زندگی کا پہلا واقعہ تھا جب کسی مرد نے اُس کا اعتماد توڑا تھا۔ڈاکٹر مہوین نے اُس کو ہمدردی سے دیکھا وہ 25 سالہ زمل اپنے اندر ایک طوفان لیے جی رہی تھی۔

"زمل بیٹا اگر آپ چاہو تو ہم یہیں رک سکتے ہیں۔باقی آپ مجھے اگلے سیشن میں بتا دینا اگر آپ کو مشکل ہو رہی ہے تو؟"اُنہوں نے نرمی سے اُس کندھے پر ہاتھ رکھا۔زمل نے آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا اور مسکرا دی۔

"میں آج ہی اس سب کو فیس کرنا چاہتی ہوں۔ میں روز روز یہ ٹاپک نہیں چھیڑنا چاہتی۔ مجھے اپنے مسئلے آج ہی بتانے ہیں تا کہ میں اگلے سیشن میں اُن سے لڑنا اور ان کا حل سیکھ سکو۔"اُس نے مسکرا کے کہا۔ڈاکٹر مہوین نے اُس کو محبت سے دیکھا اور ہاں میں سر ہلا دیا۔

"چلو اب وقت میں تھوڑا آگے چلتے ہیں 2021 کے بعد کیا ہوا تھا؟"اُنہوں نے اپنا نوٹ پیڈ پکڑتے ہوئے پوچھا۔

زمل نے مسکرا کے آنکھیں بند کر لیں اور ایک گہرا سانس لیا۔وہ تیار تھی ماضی میں جانے کے لیے۔

"تب میری زندگی میں ہمزہ آیا جس سے شاید مجھے سچ میں محبت ہو گئی تھی۔"اُس نے مسکرا کے کہا اور بات جاری رکھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زمل اُس وقت یونیورسٹی میں فرسٹ ایئر کی طالبہ تھی۔ دن کتابوں میں گزر جاتے اور راتیں فیس بوک پر۔

اور وہیں، اُسے حمزہ ملا تھا۔ پہلے صرف لائکس، پھر کمنٹس، پھر انباکس۔

حمزہ کی باتوں میں عجیب سا سحر تھا۔ ریحان سے چھوٹ کھانے کے بعد اُس کے دل نے حمزہ کو مرہم کے طور پر قبول کیا تھا۔ اور حمزہ نے ثابت بھی کیا تھا کہ وہ مرہم ہے۔

زمل نے پہلی بار محسوس کیا کہ کوئی اُسے لفظوں سے چھو رہا ہے، عزت دے رہا ہے۔

وقت گزرتا گیا... وہ خود کو بدلتی چلی گئی۔ دوپٹے کے بجائے عبایا پہنے لگی، کیونکہ حمزہ کو ایسی لڑکیاں پسند تھیں۔ اور اُس کو حمزہ کا یوں عزت دینا اُس کو بہت پسند تھا۔ جب وہ باہر

اُس سے پہلی بار ملی تو اس نے آنکھ اٹھا کر اُس کو نہ دیکھا۔ اور یہ چیز زمل کے دل میں بس گئی۔

مگر پھر ایک رات، جب باتوں کا سلسلہ کچھ زیادہ ہی طویل ہو گیا، حمزہ نے اچانک لکھا:

"زمل کبھی کبھی میرا بھی دل کرتا ہم دونوں تھوڑی ایڈلٹ باتیں کریں، جیسے ہر ریلیشن شپ میں لوگ کرتے ہیں۔"

"مطلب کیسی؟"

زمل نے پوچھا تو حمزہ نے اُس کو تفصیل سے بتایا اور یہ سن کے زمل کے ذہن میں ایک دم سے ریحان آیا۔ اُس کے ہاتھ کانپنے لگے۔

Clubb of Quality Content

حمزہ؟ تمہیں شرم نہیں آتی؟" اُس نے غصے سے پوچھا۔

"یہ کیسا سوال ہے؟ ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، تو اتنا تو حق بنتا ہے۔" حمزہ کو اُس کی بات بری لگی تھی۔

"نہیں،یہ محبت نہیں، تمہاری نیت خراب ہو رہی ہے۔"

"تم بہت چھوٹے ذہنیت کی ہو زمل! ہر بار تم مجھے جج کرنے لگ جاتی ہو."اُس نے غصے سے کہا۔اور لڑائی شروع ہو گی اور بات اتنی بڑھی کہ دونوں کے درمیان کئی مہینوں کی خاموشی چھا گئی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

ایک دن زمل کو حمزہ کی یاد نے اتنا تنگ کیا کہ اُس کا ضبط ختم ہو گیا۔

"شاید وہ اُس وقت بس جذبات میں تھا۔شاید میں زیادہ ہی سوچتی ہوں۔مجھے حمزہ سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔"اُس نے خود کو الزام دیا۔

لیکن پھر بہت کوششوں کے بعد جب اُس کا حمزہ کے ساتھ رابطہ ہوا تو اُس کو معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کے ساتھ ریلیشن میں آ گیا ہوا ہے۔ اس واقعے کے بعد زمل خاموش ہو گئی۔

اب کچھ کہنے کو باقی نہ رہا تھا۔ مرد پر یقین اُس کو ہمشہ بھاری پڑا تھا۔

اب دل میں بس ایک ہی سوال تھا۔

"کیا محبت بس جسم کی خواہش کا نام ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دو سال بعد

زمل اب تھک چکی تھی اور اب اس کا مرد ذات پر یقین کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔ اسے دو بار محبت کے نام پر حوس کے درندے ملے تھے۔ ہر بار جب بھی اس نے یقین کیا اور اپنے خوشحال مستقبل کا سوچا، اس کا یقین بری طرح ٹوٹا۔

وہ اکیلی خوش اور مطمئن تھی اور کافی حد تک خود کو سنبھال چکی تھی۔ لیکن پھر ایک دن اس کی زندگی میں فرحان آیا۔

وہ یونیورسٹی سے واپس آئی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کے لیے کسی فرحان کا رشتہ آیا ہے۔

فرحان نے اسے خود پسند کیا تھا اور اپنی امی اور بہنوں کے ہاتھ اس کا رشتہ بھیجا تھا۔

لڑکا شریف، تین بہنوں کا اکلوتا بھائی اور سول انجنیئر تھا، مگر نوکری وہ کال سینٹر میں کرتا تھا اور بہت اچھا کما لیتا تھا۔ اس کی والدہ نے زمل سے بہت محبت سے بات کی اور اس کی بہنیں بھی بہت اپنائیت سے ملیں۔

زمل نے دل سے کوئی فیصلہ نہیں کیا، صرف اللہ سے دعا مانگی:

"جو میرے حق میں بہتر ہو وہی ہو۔"

اور ایسے ہی تین سے چار ملاقاتوں میں رشتہ پکا ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے منگنی ہو گئی۔

زمل کافی حد تک مطمئن تھی کیونکہ فرحان کی طرف سے کوئی غیر اخلاقی بات یا حرکت نہیں ہوئی تھی۔ منگنی کے بعد وہ دونوں تین بار ملے۔ فرحان نے تین ملاقاتوں میں کبھی اس کا ہاتھ نہ پکڑا، نگاہیں جھکا کر بات کی، اور اس وجہ سے زمل کے دل میں پہلی بار یہ احساس جاگا:

"شاید اللہ نے میری پکار سن لی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک دن زمل نے فیصلہ کیا کہ وہ اسے سب کچھ بتائے گی۔

ریحان، حمزہ اور اپنے ماضی کی ایک ایک بات۔ اس نے ویسا ہی کیا۔

فرحان خاموشی سے سنتا رہا۔

پھر بولا:

"مجھے فرق نہیں پڑتا... جو ہوا، وہ تمہاری غلطی نہیں تھی۔ میں تمہیں ویسی ہی قبول کرتا ہوں جیسی ہو۔"

زمل کے دل میں ایک امید جاگی۔ اسے محسوس ہوا کہ اب سب ٹھیک ہے۔ اسے ایک بہترین انسان ملا ہے۔ ایک امید کا دیا اس میں جلا۔

لیکن وہ دیا زیادہ دیر نہ جل سکا...

کچھ دن بعد ایک رات، فرحان کا میسج آیا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایک بات پوچھنی تھی۔ جیسا کہ تم جانتی ہو، ایک سال تک ہمارا نکاح ہو جائے گا، لیکن اگر میں اور میرا دوست تمہارے ساتھ تھوڑا جسمانی تعلق بنانا چاہیں، ایکسائٹمنٹ کے لیے؟"

زمل کو لگا کہ اس نے سننے میں غلطی کی ہے۔

"یہ آپ کیا بول رہے ہیں؟"اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا۔اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ جو بات ابھی اس نے سنی،وہ فرحان نے ہی کہی؟

"اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے اس میں؟یہ بس میری ایک فینٹسی ہے۔سوچا تمہارے ساتھ شیئر کردوں۔"اس نے بہت سادہ انداز میں کہا۔

(یا اللہ!یہ تو حمزہ اور ریحان سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔کتنا گھٹیا ہے!)اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس رات زمل نے خود پر بالکل قابو نہیں رکھا۔جو دل میں آیا،بغیر کوئی لحاظ رکھے بولتی چلی گئی۔

"تم سب ایک جیسے ہوتے ہو۔بس شکار کرنے کے طریقے مختلف ہوتے ہیں۔"

فرحان خاموشی سے سب سنتا رہا۔ پھر ایک ہفتے بغیر کسی رابطے کے گزر گیا،اور اس کی امی کی کال آئی۔

"ہم بیٹے کے ہاتھوں مجبور ہیں،وہ دباؤ ڈال رہا ہے۔ معذرت، لیکن اب ہم یہ رشتہ نہیں رکھنا چاہتے۔"

اور اس کے ساتھ ہی یہ رشتہ بھی ٹوٹ گیا۔

تیسری بار یہ سب ہونے کی وجہ سے خاندان والوں نے زمل کو بہت باتیں سنائیں:

"اس میں ہی کچھ غلط ہے، ہر بار یہی ہوتا ہے۔ اب ہر بار لڑکا ہی تو نہیں نا غلط ہو سکتا،اس نے بھی کچھ ضرور کہا ہو گا۔"

ان سب باتوں کا زمل کی دماغی صحت پر بہت زیادہ اثر ہوا،اور وہ دن بہ دن کمزور ہوتی گئی۔

حالات بہت زیادہ بگڑنے کی وجہ سے اب اسے ڈاکٹر مہوین کی مدد کی ضرورت پڑی۔

کمرے میں مکمل خاموشی تھی۔

بس زمل کی سسکیاں تھیں جو کمرے کی فضا میں گونج رہی تھیں۔

ڈاکٹر مہوین نے آگے بڑھ کر اُسے اپنے گلے سے لگالیا۔

زمل اُن کے گلے لگ کر بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر روئی۔

Clubb of Quality Content!

کافی دیر رونے کے بعد، وہ اب خاموش بیٹھی پانی پی رہی تھی،

جبکہ ڈاکٹر مہوین واپس اپنے صوفے پر جا چکی تھیں۔

"اب کیسا محسوس ہو رہا ہے؟"

انہوں نے زمل کو نسبتاً پُرسکون دیکھا تو نرمی سے پوچھا۔

"کافی ہلکا... ایسا لگ رہا ہے جیسے دل سے کوئی بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔"

زمل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ڈاکٹر مہوین بھی مسکرادیں۔

کمرے میں کچھ لمحے خاموشی رہی، جیسے ڈاکٹر مہوین اُس کے چہرے کو پڑھ رہی ہوں۔

"کیا تم کچھ پوچھنا چاہتی ہو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انہوں نے نرمی سے پوچھا۔

زمل پہلے تو تھوڑا جھجکی، مگر خود کو سنبھالتے ہوئے بولی:

"کیا سب مرد ایک جیسے ہی ہوتے ہیں؟"اُس کے لہجے میں بہت گہری اذیت تھی۔

ڈاکٹر مہوین تھوڑا آگے ہو کر بیٹھیں اور اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرائیں:

"نہیں، سب مرد ایک جیسے نہیں ہوتے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ سو میں سے نوّے فیصد مرد ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اور جو باقی دس بچتے ہیں، وہ خود کو اس محبت سے بچا کر رکھتے ہیں۔"

انہوں نے نرمی اور محبت سے کہا۔

"لیکن میں نے تو صرف اتنا مانگا تھا کہ مجھے دل سے چاہا جائے...

مجھے انسان سمجھا جائے میری عزت کا سودا نہ کیا جائے۔ کیا میری مانگ غلط تھی، ڈاکٹر؟"

زمل نے تڑپتے ہوئے کہا۔

"بالکل بھی نہیں! لیکن تم یہ سب جس جنریشن سے مانگ رہی ہو وہ غلط ہے۔"

انہوں نے دھیرے سے مسکرا کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں سمجھی نہیں؟"

زمل نے الجھن سے اُن کی طرف دیکھا۔

"میری جان! آج کل کی جنریشن وہ نہیں رہی جس میں حیا ہوا کرتی تھی۔ اب ہر دوسرا نوجوان سوشل میڈیا استعمال کرتا ہے، اور وہاں کس قسم کا مواد عام ہے، یہ تم بھی جانتی ہو اور میں بھی۔"

ناولز کلب
Clubb for Quality Content

زمل نے بس ہاں میں سر ہلایا۔ ڈاکٹر مہوین نے بات آگے بڑھائی:

"جب ہم نوجوان ایسے گند کو روز دیکھتے اور اپنے دل و دماغ میں اتارتے ہیں تو پھر ہماری خواہشات بھی ویسی ہی بن جاتی ہیں۔ اور تم تو جانتی ہو... آنکھیں دل کا آئینہ ہوتی ہیں۔ جب آنکھیں ہی پاکیزگی نہ دیکھیں تو دل میں خالص محبت کہاں سے آئے گی؟"

زمل کے دل پر اُن کی باتیں گہرے اثرات ڈال رہی تھیں۔ڈاکٹر مہوین بالکل درست کہہ رہی تھیں۔

واقعی... آج ہم جو دیکھتے ہیں، ہم وہی بننے اور کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔

"لیکن ڈاکٹر... میں کیا کروں؟ میرے دامن پر تو داغ لگ گیا ہے نا!"

زمل نے مایوسی سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کس نے کہا کہ تم پر داغ لگ گیا ہے؟ زمل! تم اللہ کی خاص بندی ہو۔ تمہیں تو خود بھی نہیں پتہ کہ تم کتنی خوش قسمت ہو۔"

انہوں نے شفقت سے اُسے دیکھا۔

"میں خوش قسمت کیسے ہوئی؟"

زمل نے حیرانی سے پوچھا۔

"اللہ نے تمہاری عزت کی حفاظت کی ہے. اُن درندوں سے تمہیں بچایا،

وقت پر اُن کے اصل چہرے دکھائے۔ تم اللہ کی حفاظت میں ہو، میری جان!"

ڈاکٹر مہوین کی آواز میں عجیب سا اعتماد تھا جس نے زمل کو بھی یقین دلا دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس اب تم اللہ سے توبہ کرو، اور وعدہ کرو کہ نکاح سے پہلے کسی نامحرم سے نہ ملو گی، نہ بات کرو گی۔ منگیتر بھی نامحرم ہی ہوتا ہے،

مگر بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں اُس کے ساتھ میل جول کو برا نہیں سمجھا جاتا۔

یاد رکھو...55

نامحرم لڑکی کے لیے موت ہے!"

اُن کی باتوں میں ایک عجیب سحر تھا، جس میں زمل کھو گئی۔ ایک ایک بات دل پر اثر کر رہی تھی۔

"میں وعدہ کرتی ہوں۔"

زمل نے آنکھوں میں نمی اور دل میں یقین لیے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ختم شد

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842